سوال

(323)دینی مسائل میں بحث و تمحیص اورافہام و تفہیم کےلئے مردوں اور عورتوں کے باہم میل جول کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دینی مسائل میں بحث و تمحیص اورافہام و تفہیم کےلئے مردوں اور عورتوں کے باہم میل جول کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردوں اور عورتوں کا اختلاط بہت اہم مسئلہ ہے ۔ اس بارے میں جناب مفتی شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ایک فتویٰ صادر فرمایا تھا' جو یہاں نقل کیا جاتا ہے :

مردوں اور عورتوں کے باہم میل جول کی تین حالتیں ہی :

(۱) عورتوں کا اپنے محرم مردوں کے ساتھ ملنا جلنا ۔ اس کے جائز ہونے میں کوئی اشکال نہیں ۔

(۲) عورتوں کا اجنبی مردوں سے بری نیت رکھتے ہوئے میل جول رکھنا' اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ۔

(۳) عورتوں کا اجنبی مردوس سے درسگاہوں' دکانوں' دفتروں' ہسپتالوں اور مخلوط محفلوں میں ملنا ۔ اصل میں یہی وہ صورت ہے جس کے متعلق سائل یہ خیال کرسکتا ہے کہ اس کیفیت میں وہ ایک دوسرے کےلئے فتنے کا باعث نہیں بنتے ۔ اس کی حقیقت واضح کرنے کےلئے ہم اجمالی طور پر بھی جواب دیں گے اور تفصیلی طور پر بھی ۔

مختصر جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو قوی بنایا ہے اوران کی فطرت میں عورتوں کی طرف میلان رکھ دیا ہے ۔ عورتوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے مردوں کی طرف میلان رکھا ہے اوراس کے ساتھ ان میں کمزوری اورنرمی کی خصوصیت رکھی ہے ۔ جب دونوں آپس میں ملیں گے تواس سے ایسے اثرات مرتب ہوں گے جن کا نتیجہ ناجائز مقاصد کے حصول کی صورت میں نکلے گا ۔ کیونکہ نفس برائی کا حکم دیا کرتا ہے اور نفسانی خواہش انسان کواندھا بہرہ کردیتی ہے اور شیطان برائی اور فحش کام کا حکم دیتا ہے ۔

تفصیلی جواب یہ ہے کہ شریعت کی بنیاد کچھ مقاصد اوران مقاصد کے حصول کے ذرائع پر رکھی گئی ہے اور کسی مقصد تک پہنچانے کےلئے جو ذریعہ اختیار کیا جائے اس کا حکم وہی ہے جو مقصد کا حکم ہے ۔ عورتوں سے مردوں کی حاجت پوری ہوتی ہے اوراللہ تعالیٰ نے وہ دروازے بند کردئے ہیں جن کی وجہ سے ہر مرد عورت سے اورہر عورت ہر مرد سے تعلق قائم کرسکے ۔ قرآن وحدیث کے مندرجہ ذیل دلائل سے یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی ۔ قرآن مجید سے اس کے چھ دلائل پیش خدمت ہیں :

ہی دلیل : اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ٢٣ ...یوسف

''اور اسے (یوسفi) کو اس عورت نے اس کی ذات کے متعلق بہکایا جس (عورت) کے گھر میں وہ تھا اور اس (عورت) نے (تمام) دروازے بند کرلئے اور کہا : ''آجا۔'' اس نے کہا : ''اللہ کی پناہ' وہ میرا مالک ہے' اس نے مجھے اپنا ٹھکانا دیا' حقیقت یہ ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔''

اس آیت سے دلیل اس طرح بنتی ہے کہ جب عزیز مصر کی بیوی کا یوسفi سے میل جول ہوا' تو اس کے نتیجے میں اس کے دل کے پوشیدہ جذبات ظاہر ہوگئے۔ اسی لئے اس نے آپ سے جنسی عمل کا مطالبہ کرڈالا۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت کے ساتھ گناہ سے محفوظ رکھا۔ جیسے کہ ارشاد ہے :

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٣٤ ...یوسف

''پس اس کے رب نے اس کی دعا قبول کرلی اور اس نے عورتوں کی (بری) تدبیر کو اس سے دور ہٹا دیا۔ بے شک وہ (اللہ) سننے والا جاننے والا ہے۔''

اسی طرح جب مردوں کا عورتوں سے میل جول ہوتا ہے تو دونوں جنسوں سے ہر فرد دوسری سری جنس کے پسندیدہ فرد کو منتخب کرلیتا ہے' پھر اس کے حصول کےلئے تمام (جائز وناجائز) طریقے اختیار کرتا ہے۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ٣٠ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ ٣١ ...النور

''(اے پیغمبر) مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ یہ ان کےلئے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ یقینا اللہ تعالیٰ کو خبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں...''

وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ یہ ان کیلئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ شارع نے محض اچانک نظر پڑجانے کی صورت میں نرمی فرمائی ہے۔ مستدرک حاکم میں حضرت علی رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا :

(يا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ)

''اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال۔ تجھے صرف پہلی نظر کی اجازت ہے' دوسری کی نہیں۔''1

(مستدرک حاکم ج : ۳' ص : ۱۹۴' مسند احمد حدیث نمبر : ۱۳۶۹' ج : ۵' ص : ۳۵۳' سنن ابوداؤد حدیث نمبر : ۲۱۴۹' ترمذی حدیث نمبر : ۲۷۷۷۔ سنن دارمی ۲۹۸/۲ مصنف ابن ابی شیبہ ۳۲۴۲)

امام حاکم نے یہ حدیث بیان کرکے فرمایا ''یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور اسے بخاری و مسلم نے روایت نہیں کیا'' امام ذہبیؒ نے تلخیص میں اس موافقت کی ہے۔ اس مفہوم کی اور بھی کئی حدیثیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے کہ غیر محرم عورتوں پر نظر ڈالنا بدکاری میں شامل ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبیe نے فرمایا :

(العَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَاليَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخَطْوُ)

''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' کانوں کا زنا سننا ہے' زبان کا زنا بات چیت کرنا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چلنا ہے''1

(1 صحیح بخاری حدیث نمبر: ۶۶۱۲' صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۶۵۷۔ سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۵۲۔ مسند احمد ج: ۲' ص: ۲۷۶' ۳۱۷' ۳۲۹' ۳۴۴' ۳۷۲' ۳۵۹' ۴۱۱' ۵۲۸' ۵۳۵)

یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہے اور یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ اس حرکت کو اس لئے بدکاری کا نام دیا گیا ہے کہ مرد نے عورت کے حسن وجمال پر نظر ڈالیں کر نفس امارہ کی ایک خواہش پوری کی ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس عورت کا تصور اس کے دل میں جاگزیں ہوجائے گا' پھر وہ اس سے بدکاری کرنے کی خواہش کرے گا۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ جب شارع نے عورت کو دیکھنے سے اس لئے منع کیا ہے کہ اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے' تو عورتوں سے میل جول بھی ممنوع ہونا چاہئے کیونکہ یہی وجہ وہاں بھی پائی جاتی ہے۔ اختلاط کے نتیجے میں بدنظری پیدا ہوتی ہے جن کے بعد اس کے بدتر مرحلے کی کوشش شروع ہوجاتی ہے اور اس کا وہ نتیجہ نکلتا ہے جو ہر لحاظ سے مذموم ہے۔

تیسری دلیل: گذشتہ سطور میں دلائل بیان کئے جاچکے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت چھپانے کی چیز ہے۔ لہٰذا اسے اپنا تمام بدن چھپا کر رکھنا چاہئے۔ اگر بدن کا کچھ حصہ ظاہر ہوا تو اس پر نظر پڑے گی جس کی وجہ سے مرد کے دل میں اس کی طرف میلان پیدا ہوگا پھر اسے حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کئے جائیں گے اور یہی نتائج اختلاط کے بھی ہیں' لہٰذا وہ بھی ممنوع ہے۔

چوتھی دلیل: اللہ کا ارشاد ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۳۱ ...النور

''عورتیں (چلتے ہوئے زمین پر) پاؤں نہ ماریں کہ ان کی وہ زینت معلوم ہوجائے جسے وہ چھپاتی ہیں۔''

وجہ دلالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو زمین پر پاؤں مارنے سے منع کیا ہے حالانکہ یہ کام فی نفسہ جائز ہے لیکن اس لئے منع کر دیا کہ مرد پازیب کی آواز نہ سنیں اور ان کے دلوں میں شہوانی خیالات پیدا نہ ہوں۔ اسی طرح مردوں اور عورتوں کا باہمی اختلاط بھی منع ہے کیونکہ اس سے ناگفتہ بہ خرابی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

پانچویں دلیل: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۱۹ ...غافر

''وہ خیانت کرنے والی آنکھ کو بھی جانتا ہے اور (وہ خیالات جو) سینوں میں چھپے ہوئے ہیں (انہیں بھی جانتا ہے)''

حضرت عبداللہ بن عباسt اور دوسرے مفسرین نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ''بسا اوقات کوئی شخص دوسرے کے گھر میں (کسی کام سے) داخل ہوتا ہے اور گھر والوں میں کوئی خوش شکل خاتون بھی ہوتی ہے' وہ ان کے پاس سے (اپنے گھریلوں کام کے سلسلے میں) گزرتی ہے' جب دوسرے افراد کی توجہ اس شخص کی طرف نہیں ہوتی تو' وہ اس (عورت) کی طرف دیکھ لیتا ہے۔ جب دوسرے متوجہ ہوتے ہیں تو اس کی طرف نظر ہٹا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے دل کی کیفیت جانتا ہے جس میں اعضائے مستورہ پر نظر ڈالنے کی خواہش موجود ہے اور یہ تمنا بھی کہ اگر موقع مل جائے تو اس سے برائی کا ارتکاب کرلے۔''

اس آیت کی دلیل اس طرح ہے کہ جو شخص چوری چوری ان عورتوں کو دیکھتا ہے جن پر نظر ڈالنا اسے جائز نہیں تو' اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو ''خیانت کرنے والی'' قرار دیا ہے۔ پھر بے حجاب ملاقات کیسے جائز ہوسکتی ہے؟

چھٹی دلیل: اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو گھروں میں ٹک کر بیٹھنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۳۳ ...الاحزاب

''اور اپنے گھر میں ٹھہری رہو اور سابقہ جاہلیت کی طرح اپنی زینت نہ دکھاتی پھرو۔''

استدلال اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریمe کی مقدس و پاکیزہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو گھروں میں رہنے کا حکم دیا اور یہ حکم تمام مسلمان عورتوں کیلئے بھی ہے۔ کیونکہ اصول فقہ کا یہ مسلمہ قانون ہے کہ اس طرح کے خطاب کا حکم سب کے لئے عام ہوتا ہے الا یہ کہ کوئی دوسری دلیل یہ ظاہر کر رہی ہو کہ یہ حکم خاص افراد کے لئے ہے اور مذکورہ بالا آیت میں تخصیص کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ تو جب عورتوں کو بغیر کسی مجبوری کے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں بلکہ انہیں گھروں میں ٹھہری رہنے کا حکم ہے تو پھر مردوں سے اختلاط کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ خصوصاً موجودہ حالات میں جب کہ عورتوں میں سرکشی' بے حیائی اور اجنبی مردوں کی موجودگی میں بے پردگی عام ہو گئی ہے اور خاوندوں اور سرپرستوں کی طرف سے روک ٹوک بہت کم ہو چکی ہے۔ اس مسئلہ میں حدیث نبوی سے بہت سے دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ہم صرف دس دلائل پر اکتفا کریں گے۔

(۱) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''مسند'' میں حضرت ابو حمید ساعدی کی زوجہ محترمہ ام حمید رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ (باجماعت) نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا:

(قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِيَ وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ فِي دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي)

''مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتا ہو۔ تمہارا کوٹھڑی کے اندر نماز پڑھنا دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے قبیلے (یا محلے) کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے گھر کی سب سے دور والی اور تاریک کوٹھڑی میں نماز کی جگہ بنوالی' اللہ کی قسم! وفات تک وہ وہیں نماز پڑھتی رہیں۔''1

1 مسند احمد ج: ۲' ص' ۳۷۱

امام بن خزیمہ' نے اپنی کتاب ''صحیح'' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اِنَّ اَصْحَبَ صَلَاةِ الْمَرْاَةِ اِلَى اللهِ فِي اَشَدِّ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً)

''اللہ تعالیٰ کو عورت کی وہ نماز سب سے زیادہ پسند ہے جسے وہ گھر میں سب سے تاریک جگہ میں ادا کرے۔''1

(1 صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر: ۱۶۸۰' ۱۶۹۱' ۱۶۹۲' صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۲۲۱۷' مصنف بن ابی شیبہ ج: ۲ ص: ۳۸۲' ۳۸۵' معجم طبرانی ج: ۲' ص: ۳۵)

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کیلئے مسجد کی نسبت گھر میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ ان حدیثوں سے مذکورہ بالا مسئلہ کی دلیل اس طرح بنتی ہے کہ جب شریعت نے اسے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور گھر میں اس کی نماز مسجد نبوی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نماز سے افضل قرار دی ہے۔ پھر کسی اور کام کے لئے اسے مردوں سے میل جول رکھنا تو بدرجہ اولیٰ منع ہوگا۔

(۲) امام مسلم' ترمذی اور دیگر محدثین' نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا) (رواه مسلم)

''مردوں کی بہترین صف پہلی (سب سے آگے والی) ہے اور بدترین (نکمی) صف پچھلی (پیچھے والی) ہے اور عورتوں کی سب سے بہترین صف پچھلی ہے اور ان کی بدترین (نکمی) صف اگلی ہے۔'' امام ترمذی نے یہ حدیث بیان کرکے فرمایا: ''یہ حدیث صحیح ہے'' 2

(2 صحیح مسلم حدیث نمبر: ۴۴۰، سنن ابی داؤد حدیث نمبر: ۶۷۸، جامع ترمذی حدیث نمبر: ۲۲۴، سنن مجتبی نسائی حدیث نمبر: ۸۲۱، سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۱۰۰۰، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۹۹۳، سنن دارمی حدیث نمبر: ۱۲۷۲)

(۳) صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا:

(اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا)

''تم میں سے کوئی عورت جب مسجد میں آئے تو خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے۔'' 1

(1 مسند احمد ج: ۲، ص: ۳۲۳۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۴۴۳۔ صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر: ۔۱۶۸۔ صحیح ابن حبان حدیث نمبر: ۱۲۱۲، ۱۲۱۵)

سنن ابی داؤد، مسند امام احمد اور مسند امام شافعی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ)

''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجد (میں آنے) سے منع نہ کرو، لیکن وہ خوشبو لگائے بغیر آئیں۔'' 2

(2 مسند احمد ج: ۲، ص: ۴۷۵، ج: ۵، ۱۹۲، ۱۹۳، ابی داؤد حدیث نمبر: ۵۶۵۔ صحیح اب خزیمہ حدیث نمبر ۱۶۷۹۔ سنن دارمی حدیث نمبر ۱۲۸۲۔ صحیح اب حبان حدیث نمبر: ۲۲۱۱، ۲۲۱۴)

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے ابن دقیق العید فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو عورت مسجد میں جانا چاہتی ہو اسے خوشبو استعمال کرنا حرام ہے، کیونکہ اس سے مردوں کے صنفی جذبات کو انگیخت ہوتی ہے اور بسا اوقات اس سے عورتوں میں صنفی جذبات بیدار ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔'' اس کے بعد فرمات ہیں: ''اس قسم کی دوسری چیزوں کا حکم بھی خوشبو والا ہی ہوگا، مثلاً عمدہ لباس اور وہ زیور جس کی موجودگی کا دوسروں کو احساس ہو اور فاخرانہ ہیئت۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''مردوں سے اختلاط کا بھی یہی حکم ہے (یعنی حرام ہے۔)'' خطائی نے معالم السنن نے فرمایا: ''تفل'' کا مطلب ناپسندیدہ بو ہے اور جب عورت نے خوشبو نہ لگائی ہو تو اسے تفلۃ کہتے ہیں اور (اور جمع کے لئے کہتے ہیں) ''نساء تفلات'' 3 (حدیث میں یہی لفظ آیا ہے)

3 احکام الاحکام ج: ۲، ص: ۱۳۹۔

(۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)

''بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے (پہلی قوموں کی جگہ تمہیں آباد کرے گا) پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ لہٰذا دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کی پہلی آزمائش عورتوں کے ذریعے ہی ہوئی تھی۔'' 1

(1 مسند احمد ج: ۳، ص: ۱۹، ۲۲، ۶۱۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۷۴۲۔ سنن بیہقی ج: ۷، ص: ۹۱۔ جامع ترمذی حدیث نمبر: ۲۱۹۱۔ سنن ابن ماجہ نمبر: ۴۰۰۰۔ صحیح ابن خزیمہ حدیث

نمبر : ۱۴۹۹)

اس حدیث کوامام مسلم نے روایت کیا ہے۔ وجہ دلالت یہ ہے کہ نبی کریمe نے عورتوں سے بچنے کا حکم دیا ہے اور ''امر'' کے صیغہ سے ''وجوب'' ثابت ہوتا ہے۔ پھر اختلاط کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کس طرح ممکن ہے؟ لہٰذا ثابت ہوا کہ اختلاط جائز نہیں۔

(٦) امام ابوداوٗد نے ''سنن'' میں اورامام بخاری نے ''الکنی'' میں اپنی اپنی سند سے حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اس وقت سنی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لارہے تھے۔ راستے میں مرد اور عورتیں مل جل کر چلنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب کرکے فرمایا:

(اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ)

''پیچھے رہو' تمہارے لئے مناسب نہیں کہ راستے کے درمیان میں چلو' تم راستے کے کناروں پر چلا کرو''

(اس کے بعد یہ حالت ہوگئی کہ) ہر عورت دیوار سے لگ کر چلتی تھی' حتیٰ کہ دیوار سے بہت قریب چلنے کی وجہ سے (بسا اوقات) کپڑا دیوار میں اٹک جاتا۔ 2

2 سنن ابی داوٗد حدیث نمبر : ۵۲۷۲۔

حدیث کے یہ الفاظ ابوداوٗد کی روایت کے ہیں۔ ابن کثیر النہایہ فی غریب الحدیث میں کہتے ہیں

''یحققن الطریق ان یرکبن حقھا وھو وسطھا'' ''یحققن الطریق کا مطلب یہ ہے کہ درمیان راستے سے چلیں۔

وجہ دلالت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے عورتوں کو راستہ چلتے ہوئے بھی مردوں سے الگ ہوکر چلنے کا حکم دیا کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ پیدا ہونے کا خدشہ تھا۔ پھر دوسرے مقامات پر اختلاط کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟

(۷) سنن ابوداوٗد طیالسی اور دوسری کتب حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَاتَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ)

عورتوں کے دروازے سے مسجد میں داخل نہ ہوا کرو۔'' 3

(3 التاریخ الکبیر ج : ۱' ص : ۲۰۔ سنن ابی داوٗد حدیث نمبر : ۴۶۲' ۵۷۱۔ سنن طیالسی حدیث نمبر : ۱۸۲۹)

(۸) صحیح بخاری میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

(كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي مَكَانِهِ يَسِيراً)

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ جاتیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر اپنی جگہ پر ہی تشریف فرما رہتے تھے۔'' 1

1 صحیح بخاری حدیث نمبر : ۸۴۹' سنن ابی داوٗد حدیث نمبر : ۱۰۴۰۔ سنن نسائی ج : ۳' ص : ٦۷۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر : ۹۱۹۔

صحیح بخاری ہیکی تیسری روایت میں ہے کہ ''وہ جب فرض نماز سے سلام پھیرتی تھیں تو اٹھ کھڑی ہوتی تھیں اور رسول اللہ اور آپ e کے ساتھ نماز پڑھنے والے مرد (کچھ دیر) بیٹھے رہتے جب تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ e اٹھتے تب مرد بھی اٹھ کھڑے ہوتے۔

اس حدیث سے دلیل اس طرح بنتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل کے ذریعہ اختلاط سے منع فرمایا اور اس طرح سے واضح فرمادیا کہ دوسرے مقامت پر بھی مرد وزن کا اختلاط منع ہے۔

(۹) امام طبرانے نے اپنی ''معجم کبیر'' میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لأَن يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِن حَدِيدٍ خَيْرٌ مِن أَن يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَه)

''کسی کے سر میں لوہے کی سوئی ماری جائے تو وہ اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے جائز نہیں۔''2

2 (معجم کبیر طبرانی ۲۰ ۲۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۴ ۳۴۔)

امام ہیثمی نے ''مجمع الزوائد'' میں کہا ہے کہ اس حدیث کے راوی صحیحین کے راوی ہیں۔ منذری نے ''الترغیب والترہیب'' میں فرمایا ہے ''اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

(۱۰) طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لأَن يَزْحَمَ رَجُلٌ خِنزِيرًا مُتَلَطِّخًا بِطِينٍ وَحَمَاةٍ خَيْرٌ لَه مِن أَن يَزْحَمَ مَنْكِبُه مَنْكِبَ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَه)

''اگر کوئی آدمی مٹی اور کیچڑ میں لتھڑے ہوئے خنزیر سے آلودہ ہوجائے تو بہتر ہے' اس بات سے کہ اس کا کندھا کسی غیر محرم عورت کے کندھے سے لگے۔''3

3 طبرانی۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۴ ۳۲۶۔ اس کی سند میں ایک راوی علی بن یزید سخت ضعیف ہے۔

مذکورہ بالا دلائل پر غور کرنے سے صاف واضح ہوجاتا ہے کہ یہ دعویٰ درست نہیں کہ اختلاط سے فتنہ پیدا نہیں ہوتا۔ یہ صرف بعض لوگوں کا قصور ہوسکتا ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اس سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شارع نے اس سے منع فرمایا ہے تاکہ خرابی کی بنیاد ختم ہوجائے۔ یہ حکم واں نہیں ہوگا جاں مجبوری ہو یا سخت ضرورت ہو اور جو عبادت کی جگہ ہو جیسے حرم مدنی میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ گمراہ مسلمانوں کو ہدایت دے اور ہدایت یافتہ مسلمانوں کی ہدایت میں اضافہ فرمائے اور حکمرانوں کو اچھے کام کرنے' برے کاموں سے روکنے اور کم عقلوں پر کنٹرول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ